Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم منگل

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۱ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ۱۱ ہجرت ۱۳۵۵ہش ۱۱ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۰۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی بہت زیادہ ہے۔ سردرد کی بھی شدید تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

بہاولپور کی جماعت کے ایک نہایت مخلص دوست مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور کچھ دنوں سے بیمار ہیں احبابِ جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(رانا مبارک احمد سیکرٹری مال بہاولپور)

ایک دلچسپ اور معلوماتی مقالہ

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مورخہ ۱۲ مئی بروز بدھ بوقت ساڑھے پانچ بجے بمقام جامعہ ہال میں ایک دلچسپ اور معلوماتی مقالہ بعنوان "حاصل مطالعہ" پڑھیں گے۔ طلبائے سابق اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

(لئیق احمد طاہر جنرل سیکرٹری طلبائے سابق جامعہ احمدیہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ شروع ہے

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ شروع ہے اس میں آپ نے اپنے وعدہ کا مزید ۱/۱۵ ادا کر کے اپنی ادائیگی کو ۳/۱۵ کرنا ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس دین میں نماز کا التزام نہیں وہ دین ہی کیا ہے

خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے

"نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمالِ مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تُو ایسا ہے تُو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے.... خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔ پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنا چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں یہ سیرتِ کفار ہے۔.. جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔

اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اُسے دل کی تسکین، آرام اور محبت سے ...... پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرضِ زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دُنیا کو زیر پا کر دیا تھا جب سے اُسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔ درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے۔ ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۳)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

احمدی احباب کو چاہئیے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور پھر انکی پوری پوری نگہداشت کریں

درختوں کے نتیجہ میں نہ صرف ہماری صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے بلکہ زمینوں کی پیداوار بھی بڑھ جاتی ہے

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک احمدی کا کام دوسرے شخص کے مقابلہ میں نمایاں طور پر ممتاز اور اچھا ہوتا ہے

خدا کرے کہ یہ امتیاز اور فرقان اور حسین عمل جو ہر احمدی کا طرۂ امتیاز ہے ہر معاملہ میں قائم رہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ ر تبلیغ ۱۳۵۵ھ ش مطابق ۶ ر فروری ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"حکومت کی طرف سے قوم کی بہبود کے لئے جو کام کئے جاتے ہیں اور جن میں عوام کو بھی حصّہ لینا چاہیئے اُن میں درخت لگانے کا کام بھی ہے جو حکومت کے اعلان کے مطابق

آج سے شروع ہو رہا ہے بلکہ صبح سے شروع ہو چکا ہے ایسے کاموں میں افرادِ جماعتِ احمدیہ کو دوسروں کی نسبت زیادہ ذوق اور شوق سے حصّہ لینا چاہیئے تاکہ ہمارا ملک ہر لحاظ سے ترقی کرے اور اس کے لئے خوشحالی کے سامان پیدا ہوں۔

درختوں کے بہت سے فوائد ہیں۔ ہم اپنے گھروں میں جو درخت لگاتے ہیں اُن کا ہمیں ذاتی طور پر اور خاندانی طور پر فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے درختوں کے ذمہ ایک یہ کام بھی لگایا ہوا ہے کہ جو ہوا سانس لیتے ہوئے ہمارے پھیپھڑوں میں جاتی ہے درخت اس کو صاف بھی کرتے ہیں اور آکسیجن جو ہمارے لئے ہوا کا بہت مفید حصّہ ہے درختوں کی وجہ سے وہ فضا میں زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے۔ پھر درختوں کے نتیجہ میں زمینوں کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ جس علاقے میں بہت سے درختوں پر مشتمل جنگلات ہوں وہاں کی فضا پر درخت اثر انداز ہوتے ہیں اس رنگ میں کہ وہاں کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں۔ اگر ہم محنت کر کے اور حکومت کی انتظامیہ کے تعاون کے ساتھ ربوہ کی پہاڑیوں کو درختوں کے ساتھ ڈھانک دیں تو یہاں گرمیوں کے موسم میں بڑا فرق پڑ جائے اور نسبتاً ٹھنڈا ہو جائے۔

زمیندار جو درخت لگاتے ہیں اُن کو مالی لحاظ سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں جو درخت کھیت میں خود ہی غلط جگہ اُگ آتے ہیں زمیندار اُن کو کاٹتا نہیں اور جس جگہ درخت لگانا چاہیئے وہاں درخت لگانے کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ میں باہر جاتا رہتا ہوں میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایک کھیت میں $\frac{5}{10}$ جگہ کیکر یا ٹالی وغیرہ کے درخت اُگے ہوئے ہیں۔ جانور اُن کی گٹھلی یا بیج پھینک دیتے ہیں اور وہ کھیت کے عین بیچ میں اُگے ہوتے ہیں اور ایک عجیب تماشا سا بنا ہوتا ہے۔ اُن کا ہل چلانے پر اثر پڑتا ہے، گندم اور دوسری فصل پر اثر پڑتا ہے۔ زمیندار وہاں سے اُن کو اُکھاڑتا نہیں۔ اُس کیلئے مصیبت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے درخت کیوں لگائے۔ وہ کہتا ہے جب جانوروں نے تھوڑی سی غلط جگہ میرا کام کر دیا ہے تو ٹھیک ہے جانوروں کا شکریہ بھی اُن کو نہیں اُکھاڑوں گا اور یہ عمل صالح نہیں ہے عمل صالح موقع اور محل کے مطابق کام کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اسلام نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمالِ صالحہ کی جزا ہے صرف اچھے اعمال کی نہیں۔ بہت سے عمل جو ویسے اپنے نفس میں اچھے ہوتے ہیں اگر وہ بے موقع اور بے محل اور بے وقت کئے جائیں تو وہ اچھے نہیں رہتے مثلاً نماز ہے قرآن کریم میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں صلوٰۃ یعنی نماز باجماعت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ ہمارے سامنے نماز کے فرائض رکھے۔ پھر جن کو ہم سُنّتیں کہتے ہیں وہ رکھیں پھر نوافل ہیں جن لوگوں کو خدا توفیق دے یا جب ضرورت پڑے وہ مختلف اوقات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نفل نماز پڑھتے ہیں۔ اب

نماز فی نفسہٖ بڑی اچھی چیز ہے

انسان کو نیکیوں کی طرف لے جانے اور بدیوں سے روکنے والی ہے لیکن بعض مقامات کے متعلق کہہ دیا کہ تم یہاں نماز نہیں پڑھو گے مثلاً حکم دیا کہ تم مقبروں میں نماز نہیں پڑھو گے۔ بعض اوقات کے متعلق حکم دیا کہ ان اوقات میں تم نماز نہیں پڑھو گے مثلاً جس وقت سُورج طلوع ہو رہا ہو یا غروب ہو رہا ہو اُس وقت نماز پڑھنے سے منع کر دیا یا مثلاً جس وقت انسان کسی بیماری کی تکلیف کی وجہ سے حواس باختہ ہو۔ وہ اپنے ہوش وحواس میں نہ ہو تو اُس وقت نماز پڑھنے سے منع کر دیا کہ اس حالت میں کوئی شخص نماز نہ پڑھے کیونکہ وقت اور موقع اور محل کے لحاظ سے نیک عمل ہی کو عملِ صالح کہتے ہیں گویا ہر نیک کام کے لئے وقت اور جگہ کا مناسب حال ہونا بھی ضروری ہے تب وہ عمل عملِ صالح بنتا ہے۔

پس جو درخت جانور لگا جاتے ہیں اور ایسے جانوروں میں مثلاً طوطا ہے وہ کوئی چیز لے آتا ہے اور اُس کی گٹھلی گر جاتی ہے یا ہوائیں درختوں کے بیج اُڑا کر لے آتی ہیں اور اُس سے درخت اُگ آتے ہیں۔ تو یہ تو انسان کا عمل ہی نہیں ہے اور جہاں وہ درخت اُگ آیا وہ اس کا محل ہی نہیں۔ اِس لئے ایک تو ہمارے احمدی زمینداروں یا زمین کے مالکوں کو چاہیئے کہ جو بے موقع درخت اُگ آئیں اُن کو کاٹ دیں لیکن اس کے ساتھ اُن کو یہ بھی کرنا چاہیئے کہ اگر بے موقع اُگنے والے دس درخت کاٹیں تو اس کے مقابلہ میں وہ خود اپنے ہاتھوں سے

موقع اور محل کے مطابق

سَو درخت لگا دیں۔ اس سے صرف اُس زمیندار ہی کو مالی فائدہ نہیں پہنچتا جو درخت لگاتا ہے بلکہ ساری قوم کو فائدہ ہوتا ہے۔ دُنیا میں ایسی قومیں بھی ہیں جن کی ساری ملکی دولت کے ایک بہت بڑے حِصّہ یا بڑی فیصد کا انحصار جنگلات پر ہوتا ہے مثلاً سویڈن ہے وہ جنگلوں سے بھرا ہوا ہے۔ انگلستان اپنا فرنیچر سویڈن سے منگواتا ہے۔ سویڈن والے فرنیچر بنا کر ایکسپورٹ کرتے ہیں۔

پس انسان کو ہمیشہ درخت کی ضرورت رہی ہے اور رہے گی۔ ابھی چند ہفتے ہوئے کسی بین الاقوامی تنظیم کی طرف سے یہ اعلان ہوا تھا کہ ساری دُنیا میں درختوں کی کمی ہو رہی ہے اور اگر انسان نے اِس طرف توجہ نہ کی تو ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ساری دُنیا میں درختوں کی کمی ہو جائے اور انسان کو تکلیف اُٹھانی پڑے لیکن ہم احمدیوں کو اُس طرح درخت نہیں لگانے چاہئیں جس طرح پچھلے ۲۷ سال سے پاکستان میں درخت لگ رہے ہیں۔ ہر سال باقاعدہ سکیم کے ماتحت گورنر اور صدر، چیف منسٹر اور پرائم منسٹر صاحبان جو گزرے ہیں انہوں نے درخت لگائے اور اُن کی تصویریں اخباروں میں چھپیں۔ آج بھی اخبار میں تھا کہ ہمارے گورنر صاحب فلاں جگہ اور چیف منسٹر صاحب فلاں جگہ درخت لگائیں گے۔ پس درخت تو لگتے چلے آ رہے ہیں اور شاید کروڑوں درخت لگے ہیں لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ شروع میں ہر سال

پاکستان کے درختوں کی مجموعی تعداد

میں کمی واقع ہوتی رہی ہے۔ اب پچھلے دو چار سالوں میں شاید کچھ سنبھالا ہو لیکن شروع میں تو یہ حال تھا کہ ہر سال کروڑوں درخت لگانے کے باوجود پہلے سے کم درخت پاکستان میں موجود تھے کیونکہ جو درخت لگائے گئے اُن کو ضائع کر دیا اُن کو پالا نہیں اور جو پلے ہوئے تھے اُن کو کاٹ کر استعمال کر لیا کیونکہ درخت بہرحال استعمال ہونے والی چیز ہیں اور وہ اسی کام کے لئے لگائے جاتے ہیں۔

مَیں ربوہ میں کئی سال سے درخت لگانے کی تحریک کر رہا ہوں۔ اس کا کچھ تو فائدہ ہوا ہے۔ ایسی بہت سی جگہوں پر اب درخت نظر آتے ہیں جہاں پہلے کوئی درخت نہیں تھا لیکن جو مَیں چاہتا ہوں کہ ہر طرف درخت ہوں اور بڑی صحت مند ہوا ہو جس میں ہم سانس لے رہے ہوں وہ کیفیت ابھی تک پیدا نہیں ہو سکی۔ درخت تو ہر قسم کے لگانے چاہئیں پھلدار بھی اور لکڑی کے لئے سایہ دار بھی۔ ہر قسم کا درخت ہماری خدمت پر مامور ہے، ہوا کو صاف کرنے کے لئے بھی اور جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے اَور بہت سی خدمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے درخت کے سپرد کی گئی ہیں۔

ربوہ میں درخت لگانے کا کام

خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا تھا اور غالباً انصار اللہ کے بھی۔ اگر پہلے نہیں کیا تھا تو آج مَیں انصار اللہ کے سپرد بھی کر دیتا ہوں۔ علاوہ ازیں ہماری مقامی تنظیم ہے وہ بھی ذمّہ دار ہے۔ سب مِل کر کوشش کریں کہ محلوں میں کوئی جگہ جہاں درخت لگ سکتا ہے اس کو بہر حال خالی نہ چھوڑیں۔ اور اگر درختوں کو ٹھیک طرح پالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ درخت بڑھنے نہ لگ جائیں۔ تاہم بعض ایسے درخت ہیں جو بڑے صبر آزما ہوتے ہیں مثلاً بڑ کا درخت ہے جو پندرہ بیس سال کے بعد بھی ایسا نہیں ہوتا جس کا سایہ ٹھیک طرح انسان کے کام آ سکے۔ گو یہ ایک بڑی عمر پانے والا درخت ہے لیکن بہت آہستہ آہستہ بلوغت کو پہنچتا ہے اس کے مقابلے میں بعض ایسے درخت بھی ہیں جن کی بہت جلدی نشوونما ہوتی ہے وہ بہت جلد قد نکالتے اور پھیل جاتے ہیں ان میں سے ایک شہتوت ہے جو بڑا پھل دیتا ہے اور اس کا پھل بھی بڑا اچھا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص شہتوت کا ایک درخت لگا دے تو موسم میں اس کو پھل بھی مل جائے گا بلکہ ہمسائے اور محلے کے بچے بھی کھائیں گے اور بڑا مزہ آئے گا پھر پوپلر (POPLER) کا درخت ہے۔ دیر ہوئی یہاں ربوہ میں پوپلر کے درخت لگائے گئے تھے لیکن ہم ان کو پال نہیں سکے تھے کیونکہ یہ درخت لگانے والوں میں سے نہیں تھا۔ مجھے نہیں علم کہ ہمارا قصور تھا یا اس درخت کو یہاں کی زمین موافق نہیں آئی تھی۔ ہم نے احمد نگر میں اپنی زمینوں میں پوپلر کے درخت لگائے تھے وہاں کی زمین اتنی موافق آئی کہ ابھی دو سال نہیں ہوئے کہ اُن کا قد بیس پچیس فٹ اُونچا ہو گیا ہے اور کافی موٹے ہو گئے ہیں۔ سردیوں میں پت جھڑ کرتے ہیں گرمیوں میں اُن کا بڑا اچھا سایہ ہوتا ہے اور بڑے خوبصورت لگتے ہیں۔ تین چار سال کے بعد ان کی لکڑی بھی کام کی ہو جائے گی۔ دس سال کے بعد تو وہ پوری طرح MATURE ہو جائیں گے یعنی اُن کی لکڑی کچی نہیں رہے گی بلکہ پختہ اور پوری طرح کار آمد بن جائے گی۔

پس ایک تو مَیں سارے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ جس حد تک ممکن ہو وہ درخت لگائیں اور کسی منصوبہ کے ماتحت لگائیں۔ ملک بھی اور قوم بھی یہی چاہتی ہے۔ قوم کا قوم سے مطالبہ ہے کیونکہ

حکومت قوم کی نمائندہ ہے

اس کی اپنی تو کوئی طاقت نہیں ہوتی اِس لئے جب قوم یہ کہتی ہے کہ ہمیں درخت لگانے چاہئیں تو قوم کو درخت لگانے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے آخر اسے اپنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکم تو ماننا چاہیئے۔ دوسرے احمدی کا مقام ایسا ہے کہ اس کا کام دوسروں کے مقابلہ میں نمایاں طور پر اچھا ہوتا ہے یہ خدا کا فضل ہے۔ الحمد للہ رب العلمین۔ پس دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں جماعت کے لئے جو امتیاز اور فرقان پیدا کیا گیا ہے اور

حُسنِ عمل ہر احمدی کا طرۂ امتیاز ہے

وہ ہر معاملہ میں قائم رہے۔ ہمارے ہر کام میں ایک حُسن پیدا ہونا چاہیئے اور ہمارے نزدیک حُسن اور نُور ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور نُور سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل کے اور کہیں سے ملتا نہیں۔ اس لئے دوست دعائیں کرتے ہوئے اگر ان کاموں کو بھی نیک نیتی کے ساتھ کریں گے تو ان کو درخت بھی ملیں گے اور اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کا پیار بھی ملے گا کیونکہ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اعمال کا تعلق نیتوں پر ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ دُنیوی حسنات ہمارے لئے اُخروی حسنات کے سامان پیدا کرتیں تو دُنیوی حسنات سے ہمیں روک دیا جاتا لیکن اسلام نے محض اُخروی حسنات کے لئے دعا نہیں سکھائی بلکہ

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

کی دعا سکھائی ہے۔ گویا دُنیا کی حسنات ذریعہ بنتی ہیں اُخروی حسنات کے حصول کا اور جن کو اُخروی حسنات یعنی روحانی حسنات مل جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی قہر کی آگ سے بچائے جاتے ہیں۔

پس

شجرکاری کا موسم

شروع ہو گیا۔ حکومت کی طرف سے بھی اعلان ہو چکا ہے اور قوم کی بھلائی کے لئے یہ منصوبہ ہے ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے زیادہ قوم کا درد ہمارے دل میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حُسنِ عمل کی توفیق عطا فرمائی ہے اس لئے میں احباب جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو وہ درخت لگائیں اور پھر ان کو پالیں۔ میں ربوہ کی مثال لیتا ہوں ربوہ والوں کو سمجھانے کے لئے کیونکہ اس وقت براہِ راست وہی میرے مخاطب ہیں۔ درخت لگاتے وقت دوست اس بات کو یاد رکھیں کہ ایسا نہ ہو ربوہ کا ایک حصّہ درخت لگائے اور دوسرا حصّہ صبح و شام بکریاں لا کر ان درختوں کو چروا دے۔ بکری کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ انسان کو نقصان پہنچائے جس آدمی نے بکری رکھی ہے وہ اس کے چارے کا ایسا انتظام کرے کہ اجتماعی فوائد کو نقصان نہ پہنچنے پائے۔

میں نے کچھ درختوں کی پنیری لگوائی تھی۔ ہمارے پاس سے بھی درختوں کی قلمیں مل جائیں گی میرا چھوٹا بیٹا لقمان احمد زمینوں پہ کام کرتا ہے میں نے آج ہی اس کو کہا ہے کہ ربوہ کے منتظمین سے کہو درختوں کی بہت سی قلمیں دستیاب ہیں وہ لے لیں اور محلوں میں تقسیم کر کے لگوا دیں۔ دوست گھروں میں بھی درخت لگائیں۔ اس کے لئے اگر تھوڑا سا زیادہ پیسہ خرچ کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں اور پھر محنت اور توجہ سے درختوں کی پرورش کریں اور فائدہ اُٹھائیں۔ یہاں ہماری جو نرسری یا پنیری کی جگہیں ہیں جہاں درختوں کے پودے فروخت ہوتے ہیں ان کا معیار بڑا گھٹیا ہے۔ ایک تو ایک فٹ کا پودا دے دیتے ہیں اس کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے چار پانچ سال لگ جاتے ہیں دوسرے اس بات کی ضمانت نہیں ہوتی کہ درخت بڑا ہو کر اچھا پھل بھی دے گا یا نہیں مثلاً آپ نے مالٹا لگایا اور چھ سال تک پرورش کرنے کے بعد جب اس کو پھل لگے تو اتنا کھٹا ہو گا کہ الامان! اور پتہ لگے گا کہ جس نے درخت دیا اس نے آپ کو دیانتداری کے ساتھ اچھی قسم کا درخت نہیں دیا پر اس وقت دیکھا نہیں

درختوں کا علم اور تجربہ

اتنا بڑھ چکا ہے کہ ایسی عمر کے درخت مل جاتے ہیں خصوصاً پت جھڑ کرنے والے جن کو لگانے کے بعد پہلے سال ہی پھل لگ جاتا ہے مثلاً انگلستان کی نرسری چار سال کی عمر کا درخت دے گی اور ساتھ سرٹیفکیٹ ہوگا کہ یہ چار سال کا درخت ہے اور اچھا خاصا بڑا ہوتا ہے اور پہلے سال یعنی اپنی عمر کے لحاظ سے پانچویں سال اس کو پھل لگ جاتا ہے۔ گو اس کے لئے زیادہ پیسے خرچ کرنے پڑتے ہیں لیکن پھل کھانے کے لئے زیادہ صبر نہیں کرنا پڑتا۔ امریکہ اس سے بھی آگے نکل گیا ہے۔ یورپ اور انگلستان کے لوگ امریکہ سے آگے نہیں نکلے لیکن ہم تو ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچے کیونکہ یہاں تو چھوٹے چھوٹے پودے ملتے ہیں ان کو پالنا مشکل ہوتا ہے پھر ان کے پھل کا کئی سال تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ جس کی محنت کرنی پڑتی ہے۔ بعض کمزور ہوتے ہیں وہ مر جاتے ہیں۔

آج کی دُنیا نے اگرچہ درختوں کے بارہ میں بڑی ترقی کی ہے لیکن وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ مسلمانوں سے آگے نکل گئے ہیں۔ سپین میں جب اسلام ترقی پر تھا اور مسلمانوں کو نور فراست حاصل تھا انہوں نے باغبانی میں اتنی ترقی کی اور بہت سے ایسے کام کئے کہ اگرچہ دُنیا ان سے سبق سیکھنا بھول گئی لیکن وہ آج بھی حیرت انگیز ہیں مثلاً انہوں نے بادام یا آڑوچہ وغیرہ میں سے کسی ایک پر

گلاب کا کامیاب پیوند

کیا چنانچہ ان کے باغات میں گلاب کے درخت پائے جاتے تھے۔ ہمارے یہاں تو گلاب کے چھوٹے چھوٹے پودے ہوتے ہیں یا بیل اور یہ بھی وہ چیز نہیں لیکن وہاں موٹے موٹے تنوں والے گلاب کے پھولوں سے بھرے، لدے درخت ہوتے تھے۔ اسی طرح انہوں نے پیوند کیا بڑے کامیاب طریقے سے اور بڑے اچھے پھل نکالے۔ ہندوستان میں ہمارے مغل بادشاہوں نے آم کا درخت لگوایا۔ اس کی پت جھڑ نہیں ہوتی اس لئے اسکے لگانے میں یہ آسانی نہیں ہوتی کہ جنوری فروری میں جب یہ درخت سویا ہوا ہو تو ایک جگہ سے اُکھاڑ کر اور اس کی جڑوں سے مٹی وغیرہ جھاڑ کر دوسری جگہ لگا دیا جائے اور مہینے کے بعد وہاں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے اور اس کے شگوفے نکل آئیں۔ آم کا درخت ایسا درخت نہیں ہے۔ اس کا بڑی عمر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا اور وہاں اُسے کامیابی کے ساتھ لگانا بہت مشکل ہے لیکن مسلمان بادشاہوں نے ہندوستان میں یہ کام بھی کیا اور بڑی کامیابی سے کیا۔ وہ بڑے بڑے آموں کے درختوں کا باغ (پھل دینے والا) ایک سال میں تیار کروا دیتے تھے۔ بادشاہ باغات کے انچارج کو حکم دیتا تھا میں مہم پر جا رہا ہوں فلاں جگہ بڑی اچھی ہے اس میں چشمہ ہے سال کے بعد جب میں واپس آؤں تو وہاں آم کا باغ ہو حالانکہ پہلے وہاں کوئی باغ نہیں ہوتا تھا چنانچہ سال کے بعد جب بادشاہ واپس آتا تھا تو وہاں پھلدار درخت لگے ہوتے تھے۔ بہرحال یہ تو بھولی ہوئی چیزیں ہیں آہستہ آہستہ یاد آئیں گی۔ ہمیں یہاں بھی پھلدار درخت لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے مجھے شوق ہے میں نے پچھلے سال ایک دوست سے کہا کہ وہ مجھے بڑی عمر کے درخت لا کر دیں انہوں نے شہتوت کے دو بڑے بڑے درخت بھجوائے شاید تین سال کے ہوں گے اور پہلے سال ہی ان کو پھل آ گیا اس سال امید ہے پورا پھل آ جائے گا اسی طرح میں نے چیری کے دو درخت منگوائے تھے جن کی عمر ۱½ اور ۲ سال کی تھی ایک تو راستہ میں خراب ہو گیا ایک شاید پھل پڑے لیکن یہ بھی کم ہے۔ چیری کا درخت سرد علاقوں مثلاً کوئٹہ میں ہوتا ہے وہاں سے میں نے منگوایا ہے ویسے ایبٹ آباد میں بھی ہوتا ہے۔ اگر چار سال کی چیری کا درخت مل جائے تو وہ انتظار نہیں کروائے گا پہلے سال ہی پھل دینے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگ جائے گا اور اس کو پالنا زیادہ آسان ہے تو جس وقت آپ پہلے سال پھل کھائیں گے تو چونکہ ہم سب ایک ہی فضا میں پلے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں آپ کے منہ سے بھی میری طرح بے شمار دفعہ الحمدللہ نکلے گا کہ خدا کی شان ہے اس نے کتنے سامان پیدا کر دیئے کہ پہلے سال ہی درخت نے ہمیں پھل دے دیا اور اس طرح باغات کی وجہ سے گویا

اخروی حسنات کے سامان

بھی پیدا ہو گئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے یہ چیزیں تسبیح و تحمید کے سامان پیدا کرتی ہیں اگر انسان کے دل میں ایمان ہو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا پیار کا تعلق ہو تو یہی دنیوی حسنات انسان کو اخروی حسنات یعنی روحانی حسنات کی طرف گھسیٹ کر لے جاتی ہیں۔

پس ربوہ والے بھی اور باہر رہنے والے احمدی خصوصاً وہ جو زمیندار ہیں ان کو درخت لگانے کی طرف اور پھر درخت پالنے اور ان کی نگہداشت کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ درخت لگا دینے چاہئیں۔ جو منتظمین ہیں وہ مختلف قسم کے درخت باہر سے بھی منگوائیں اور اسباب کا خیال رکھیں کہ درخت لگانے کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ جو پت جھڑ کرنے والے درخت ہیں ان کی قلمیں فروری کے آخر تک بھی لگ سکتی ہیں۔ میں منتظمین کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے دوستوں کی راہنمائی کے لئے

ایک دو ورقہ شائع کریں

جس میں یہ بتایا جائے کہ فلاں درخت لگانے سے پہلے اس قسم کی احتیاط کی جاتی ہے مثلاً اتنا گہرا گڑھا ہونا چاہیئے اور اسکو اتنا بھرنا چاہیئے۔ یہاں کی مٹی بھی بدل سکتے ہیں یعنی اگر پوپلر نہیں چلا تو اس کے لئے ہم چار فٹ کا گڑھا کھود دیں باہر سے بھل لا کر اور کچھ کھاد ڈال کر اور کچھ مقامی مٹی ملا کر پودے لگائیں تو امید ہے وہ چل پڑے گا۔ یہاں یوکلپٹس بڑا اچھا ہو جاتا ہے لیکن اتنی جلدی وہ اونچا نہیں ہوتا۔ گو وہ بھی جلد بڑھنے والا درخت ہے لیکن اتنی جلدی نہیں بڑھتا جتنی جلدی پوپلر یا (Willow) ولو بڑھتا ہے لیکن ولو کے لئے پانی کی زیادہ ضرورت ہے۔ پھلدار درختوں میں سے شہتوت بڑا اچھا درخت ہے اس سے بھی اچھی انجیر ہے یہ تو دو سال کی پھل دینے لگ جاتی ہے بلکہ اگر اس کی دو سال کی ٹہنی کی قلم لگاؤ تو ایک دو انجیر پہلے سال قلم ہی دے جاتی ہے۔ بہرحال دوستوں کو یہ پتہ لگنا چاہیئے کہ یہ درخت لگائے جا سکتے ہیں اور اس اس طرح ان کو لگانا چاہیئے۔ ان کی قلم یا پود کہاں سے ملے گا۔ یہ بتانا منتظمین کا کام ہے اور ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

اور اب جب باغات کا ذکر ہوا تو میں چاہتا ہوں ان کے روحانی پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالوں لیکن اس وقت میں اس کی تمہید مختصراً بیان کر دیتا ہوں۔ ممکن ہے اگلے دو تین خطبات میں یہ مضمون مکمل ہو و باللہ التوفیق۔

اسلامی تعلیم نے

قضاء و قدر کا ایک اصولی مسئلہ

ہمارے سامنے رکھا ہے کیونکہ توحید خالص کے لئے اس اصول کو سمجھنا بڑا ضروری تھا۔ لیکن اس میں بھی ناسمجھی کی وجہ سے بہت سی باتیں انسان نے اپنی طرف سے شامل کر لیں اور فائدہ کی بجائے نقصان اٹھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے قضاء و قدر کا مسئلہ توحید خالص کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے اور اسی لئے اسلام نے اس کو بیان کیا ہے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ میں اس وقت اس کی (فنڈامنٹلز) (آؤٹ لائنز) یا اس کی بعض بنیادی باتوں کی طرف مختصراً اشارہ کروں گا۔ اصل مضمون بعد میں بیان کروں گا ایک تو جب مسلمان کاہل بن گیا۔ کام کرنے کو اس کا دل نہ کیا اور اس نے سمجھ لیا۔ یہ تقدیر کا مسئلہ یہ سکھاتا ہے کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہو جو کام ہونا ہے وہ آپ ہی ہو جائے گا۔ لیکن یہ کوئی "تقدیر" نہیں ہے۔ اسلام نے ہمیں یہ نہیں سکھایا۔

دوسرے کچھ لوگوں نے جن میں زیادہ تر غیر مذاہب والے ہیں انہوں نے اسلام پر یہ اعتراض بھی کیا کہ اسلام نے تقدیر یعنی قضاء و قدر کا جو مسئلہ پیش کیا ہے اس کا مطلب ہے کہ انسان مجبور ہے۔ اگر تقدیر ہی نے سب کچھ کرنا ہے تو انسان تو گویا مجبور ہو گیا۔ وہ تو صاحب اختیار نہ رہا اگر وہ صاحب اختیار نہیں ہے تو جنت کیسی اور دوزخ کیسی۔ یعنی اللہ تعالیٰ جبراً کام کرواتا ہے اور پھر سزا دیتا ہے یہ تو کوئی معقول بات نہ ہوئی۔ یہ تو یقیناً معقول بات نہیں ہے لیکن دراصل ایسے معترضین کے دماغ میں عقل کی کمی ہے۔ اسلام نے تقدیر یعنی قضاء و قدر کا مسئلہ اس رنگ میں نہیں بتایا کہ انسان صاحب اختیار نہ رہے اس ضمن میں اس وقت میرے ذہن میں تین ایسی بنیادی غلطیاں ہیں جو مسلمانوں میں

ناسمجھی کے نتیجہ میں

پیدا ہو گئیں۔ چنانچہ ایک وقت میں بڑے بڑے عالم ایسے گزرے جنہوں نے کہا کہ چونکہ ملنا وہی ہے جو مقدر ہے اور جو مقدر نہیں وہ ملنا نہیں تو پھر دعا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں مثلاً سید احمد خان صاحب نے یہ مسئلہ پیش کر دیا کہ کیا کرے گی دعا جو چیز مقدر ہی میں نہیں دعا وہ دلوا نہیں سکتی اور جو مقدر ہے اس کے لئے دعا کی ضرورت نہیں۔ وہ چیز بغیر دعا کے مل جائے گی۔ انہوں نے ساتھ کوئی اور توجیہہ بھی کی جو ہمارے نزدیک نہ ہمیں قائل کرنے والی ہے اور نہ اسلام کے حسن کو دوبالا کرنے والی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے اس نظریہ کا بڑا زبردست جواب دیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی اور خامیاں ہو سکتی ہیں لیکن میرے ذہن میں تین آئی ہیں ان کے متعلق اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تو تفصیل سے اگلے خطبات میں بیان کروں گا۔ تقدیر کے اصل مسئلہ پر اسلام نے جس رنگ میں روشنی ڈالی ہے اس رنگ میں آپ اس کو سمجھیں گے تو ترقی کر سکیں گے۔

اسلامی تعلیم نے انسان کو

ایک بڑا ہی عجیب اصول

بتایا ہے کہ یہ جو ہماری کائنات ہے اس کائنات کی حقیقت قضاء و قدر میں مضمر ہے مسئلہ تقدیر اس کی بنیاد ہے۔ اور چونکہ یہ ساری کائنات انسان کی خدمت کیلئے بنائی گئی ہے۔ انسان اس سے خدمت لے ہی نہیں سکتا جب تک اسے تقدیر کا مسئلہ سمجھ میں نہ آئے میں اس مسئلہ پر انشاء اللہ اگلے خطبات میں تفصیل سے روشنی ڈالوں گا درختوں کے باغات یا جنگلات سے "جنت" (اس کی جمع جنات یعنی باغات) کی طرف توجہ دلاتی جو اس دنیا میں بھی روحانی طور پر ملتی ہے اور اخروی زندگی میں بھی اور وہ تو ہمیشہ کیلئے مل گئی۔ گویا انسانی زندگی کا اصل مقصد یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کی رحمت کو کچھ اسطرح حاصل کرے کہ اسے دنیا میں بھی اس کے لئے جنت کا سامان پیدا ہو جائے اور اخروی زندگی میں بھی انسان کے لئے جنت کا سامان پیدا ہو۔ نہ اس جہان میں خدا کے قہر کی آگ انسان کو جلا دینے والی اور راکھ کر دینے والی ہو اور نہ اس جہان میں خدا تعالیٰ کے قہر کے جلوے اسطرح ظاہر ہوں کہ قرآن کریم کے بیان کے مطابق انسان نہ زندوں میں ہے نہ مردوں میں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس دنیا میں بھی حقیقی زندگی دے اور حقیقی زندگی کے ساتھ جو فضل اور حقیقی زندگی کے ساتھ جو روحانی نعمتیں وابستہ ہیں وہ بھی عطا فرمائے اور پھر وہ نعمتیں ہمیں اخروی زندگی میں بھی نصیب ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ نکاح

خاندانِ مسیح موعودؑ کے افراد کی ذمہ داریاں دوسروں سے زیادہ ہیں

مورخہ ۹ ر امان ۱۳۵۵ ہش / مارچ ۱۹۷۶ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان کے نکاح کا اعلان فرمایا جو دس ہزار روپے حق مہر پر محترم نواب منصور احمد خان صاحب ابن مکرم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب ربوہ کے ساتھ قرار پایا ہے۔ اس موقع پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(یوسف سلیم ایم اے انچارج شعبہ زودنویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے انسان کو انسان بنایا ہے اور اس کی یہ ذمہ داری مقرر کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والا بنے۔ دراصل

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

کا جو حکم ہے وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ دینِ اسلام فطرتِ انسانی کا مذہب ہے۔ یعنی اسلام کی ساری تعلیم اس غرض سے ہے کہ انسان کی تمام فطری طاقتیں اور صلاحیتیں کامل طور پر نشوونما پا سکیں۔

اس غرض کے حصول کے لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جو افراد اس مہدی کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ان کے اندر محض اس وجہ سے کوئی خصوصیت نہیں پیدا ہو جاتی، لیکن ان کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں اور اگر اور جب وہ اپنی ان بڑھی ہوئی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے بنیں تو اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی زیادہ حاصل کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شادی سیدوں میں ہوئی۔ میری دادی حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کی گود میں میں نے بھی پرورش پائی ہے۔ ان سے تعلق رکھنے والا خاندان یعنی ان کے ایک بھائی کی نواسی اور نواسے کے نکاح کا آج اعلان ہوگا۔ لیکن دوسری طرف یہاں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی پڑپوتی ہے۔ ایک طرف حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے رشتے سے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسہ ہے اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پوتی دلہن ہے۔ اس طرح گویا سیدوں سے بھی تعلق ہے ہر دو طرف کا اور مہدی علیہ السلام سے بھی تعلق ہے۔ رشتے میں ہر دو طرف کا۔

اس لحاظ سے ان پر بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ خوشی تب ہوتی ہے جب ہم ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے ہوں اور خدا کرے کہ ہم ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اس پیاری بچی امۃ العلیم کے والد میرے چھوٹے بھائی مرزا وسیم احمد صاحب کو قادیان میں نوعِ انسانی کی اس رنگ میں بھی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ اپنے باقی بہت سے درویشوں کے ساتھ بیٹھ کر مہدی علیہ السلام کے مرکز کی حفاظت کر رہے ہیں۔ یعنی جماعت کا جو اصل مرکز ہے اس کو آباد رکھنے کی اور وہاں کے لوگوں کی خدمت کی اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق عطا فرمائی ہے۔ جہاں تک خدمت کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والے کسی فرد کی خدمت صرف اس وجہ سے کہ آپ کے ساتھ اس کا تعلق ہے کوئی زیادہ شاندار نہیں ہو جاتی لیکن خدمت خود اپنے اندر ایک حسن رکھتی ہے۔ کوئی شخص جتنی اچھی خدمت کرتا ہے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ اتنا ہی پیارا بن جاتا ہے۔ ایک سے ایک بڑھ کر فدائی وہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بڑی تکالیف اٹھا کر اس مقام کے احترام کو قائم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور ان کی نسلوں پر اپنی برکتیں نازل کرے۔ عزیزہ بچی امۃ العلیم بیگم بھی انہی میں سے ہے۔ جس کے نکاح کا اس وقت اعلان ہوگا اور اس لحاظ سے میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ باقیوں کے ساتھ اس پر بھی رحمت کی نظر رکھے اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بھائی کے نواسے کو جو واقفِ زندگی ہے اور وقف کی روح کے ساتھ وقف کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتے سے ایک ایسی نسل چلائے جو انسانیت کی خادم ہو اور بِر اور تقویٰ کے معاملات میں نوعِ انسانی سے تعاون کر کے ان کے مقام کو بلند کرنے کی کوشش کرنے والی ہو۔

ایجاب و قبول کے بعد اس رشتے کے بہت ہی بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے حضور نے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

امتحان سہ ماہی دوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اس سال کی سہ ماہی دوم کا امتحان ان شاء اللہ العزیز ۲۵ ماہ احسان / جون منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے:

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۱۶ ربع چہارم
۲۔ پانچ منتخبہ احادیث مع تشریح
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام"

نوٹ: "توضیح مرام" الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے براہ راست طلب فرمائیں۔
منتخب احادیث ایمان کی ۹ شرائط۔ اسلام کے پانچ ارکان۔ اولاد کی عزت کرنے، قلب کی اصلاح کرنے اور بری کی زبان یا ہاتھ سے اصلاح کر دینے سے متعلق ہیں

(قائد تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم الشان سفارش اور ماہنامہ الفرقان

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ماہنامہ الفرقان کے متعلق تحریر فرمایا کہ:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے ...... مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کروانا چاہیئے۔" (الفضل ۱۸ رجولائی ۱۹۵۹ء)

ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ دس روپے ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ مئی ۱۹۷۶ء مورخہ ۴ رمئی کو سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے۔ خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔
جن اصحاب کو مورخہ ۱۵ رمئی تک رسالہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(مینیجر تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

الفضل آپ کا احمدی جماعتی آرگن ہے اس میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے۔ (مینیجر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور

فون نمبر: ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹورز

فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

سونے اور چاندی کے اعلیٰ ٥ معیاری ٥ عروسی زیورات
نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر: ۳۶۸۱
کو یاد فرمائیں

خورشید یونانی دواخانہ
اور
حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A
مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں!
مینیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۸

کپڑے دھونے کی الیکٹرک مشین

MOBi Super موبی سپر سٹینلیس سٹیل کی تیار کردہ
گارنٹی شدہ

کم خرچ - ایک پاؤ سے ۴۰ کپڑے۔
کم وقت - ایک منٹ میں ایک کپڑا۔
اعلیٰ کارکردگی - کپڑے صاف اور دیرپا۔
بڑے شہروں میں ایجنٹس کی ضرورت ہے!

مقبول انڈسٹریز (رجسٹرڈ) وزیر آباد

فون ۴۴۔ رہائش ۱۲۴ — پوسٹ بکس: ۶۶

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول یونان۔ مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں!

★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل
لاہور

دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ
اوقات مطب

صبح ۸ بجے سے ۱ بجے تک شام ۴½ تا ۸ بجے

حکیم نذیر احمد قریشی رجسٹرڈ یونانی طبیب
گول بازار ربوہ
(بالمقابل ایوان محمود)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔
باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی۔ لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳۔ فیکٹری ۳۶ ۳۲۱۸
فون نمبر گھر ۴۱۶۰۰۵ - ۴۱۵۱۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ **خالد** ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی خالد کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

بچوں کی تربیت کا آسان اور موثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لئے دیجئے!

یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔

سالانہ قیمت صرف دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا علمبردار

ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ قیمت -/۵ روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

لکل داء شفاء (حدیث نبوی)

There is a CURE for every disease.
You have only to search.

مفصل معلومات اور لٹریچر مفت حاصل کریں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی

ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

ماہنامہ **مصباح** ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتین جماعت کی علمی اور عملی دلچسپیوں کا مرکز...... اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور علمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے۔ خریدار بڑھائیے، قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانتِ خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے — بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار رہے۔

(مدیرہ)

اوقاتِ مطب

صبح ۸ بجے تا ۱ بجے۔ شام ۴ تا ۸ بجے

حکیم حمید احمد اختر

رجسٹرڈ طبیب درجہ اے

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان

نیو پاک جیولرز

۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور

فون: ۴۱۰۹۷۴

ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا

واحد مرکز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی فینسی گوکھے ہر وقت دستیاب ہیں

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

دواخانہ خدمتِ خلق کے

اوقاتِ مطب

صبح ۸ بجے تا ۱ بجے
شام ۴ بجے تا ۸ بجے

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ایکو الیکٹرک موٹرز

½ تا ۴۰ ہارس پاور — تھری فیز

امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ۔ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لئے

قیمت مناسب — ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں!

ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ۔ فون ۶۱۶۵

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر

تشریف لائیے

فون نمبر ۶۰۲۲۰/۶۲۲۴۰ ☆ رہائش ۶۲۹۳۰

جائداد کی خرید و فروخت

پاکستان میں کسی بھی جگہ خصوصاً لاہور میں جائداد کی خرید و فروخت کے لئے ہمارا نہایت تجربہ کار عملہ ہر وقت آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ پلاٹ، بنگلہ، زرعی زمین، کمرشل و رہائشی بلڈنگ کے لئے فوری رابطہ قائم کیجئے۔

FAROOQS ESTATE AGENTS
3-E. Main Markts GULBERG
Lahore Phon 80848
83848

سونے اور چاندی کے زیورات
کی
خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر

عقب جمال بیکری گولبازار۔ ربوہ

فون نمبر ۵۵۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴